Effects of Syed Muhammad Ismail Shah Bukhari known as Hazrat Karmanwale on preaching efforts on the Pakistani Society, an Analytical Study

سید محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرماں والے کی تبلیغی مساعی کے پاکستانی معاشرے پر اثرات، ایک تجزیاتی مطالعہ

Muhammad Yasir
MS Scholar, Islamic Studies, Institute of Humanities and Arts, Khawaja Fareed University of Engineering and Information Technology, RYK at-chohanyasir673@gmail.com
Dr. Mazhar Hussain Bhadroo
Lecturer, Islamic Studies ،IHA ،KFUEIT RYK at- mazharhussainbhadroo@gmail.com
Dr. Muhammad Shahid Habib
Assistant Professor, Islamic Studies ،IHA ،KFUEIT RYK at- shahid.habib@kfueit.edu.pk
Dr. Majid Rashid
Assistant Professor, Islamic Studies, IHA, KFUEIT RYK at- majid.rashid444@gmail.com

Abstract
Syed Muhammad Ismail Shah Bukhari known as Hazrat Karmanwale (May God bless him and grant him peace) was a well-known Sufi saint of the nineteenth century who played an important role in popularizing the teachings of Islam through his spiritual knowledge and preaching. Syed Muhammad Ismail Shah Bukhari belonged to the city of Okara in Punjab. His life and teachings have inspired millions of people. Syed Muhammad Ismail Shah Bukhari is one of the famous Sufis of the Naqshbandi tradition. He not only learned the spiritual sciences himself but also taught them to his disciples. In his court, meetings of knowledge and wisdom were always held where people got the light of understanding of religion and spirituality. Syed Muhammad Ismail Shah Bukhari's teachings centered on love of Allah, following the Prophet's Sunnah, and service to humanity. In his teachings, much emphasis is placed on prayer, fasting, remembrance of Allah, and good manners. His disciples adopted his teachings and continued the work of spreading goodness in the society. Syed Muhammad Ismail Shah Bukhari's services in the field of Sufism and spirituality, the effects of which can be felt even today. His teachings and reforms changed the lives of countless people and brought them closer to Allah. His life and achievements are an important part of our spiritual history that will always be remembered.
Keywords: Syed Muhammad Ismail Shah Bukhari, Hazrat Karmanwale, Pakistani Society and Analytical Study

سید محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ انیسویں صدی کے ایک معروف صوفی بزرگ تھے جنہوں نے اپنے روحانی علم اور تبلیغ کے ذریعے اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ سید محمد اسماعیل شاہ بخاری کا تعلق پنجاب کے شہر اوکاڑہ سے تھا۔ آپ کی زندگی اور تعلیمات نے لاکھوں لوگوں کو متاثر کیا۔ سید محمد اسماعیل شاہ بخاری کا شمار نقشبندی سلسلے کے معروف صوفیاء میں ہوتا ہے۔ انہوں نے روحانی علوم کو نہ صرف خود سیکھا بلکہ اپنے مریدین کو بھی ان کی تعلیم دی۔ ان کے دربار میں ہر وقت علم و عرفان کی مجالس منعقد ہوتی تھیں جہاں لوگوں کو دین کی سمجھ بوجھ اور روحانیت کی روشنی ملتی تھی۔ سید محمد اسماعیل شاہ بخاری کی تعلیمات کا محور اللہ تعالیٰ کی محبت، سنت نبوی ﷺ کی پیروی، اور انسانیت کی خدمت تھا۔ ان کی تعلیمات میں نماز، روزہ، ذکر اللہ، اور اخلاق حسنہ پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ان کے مریدین نے ان کی تعلیمات کو اپنایا اور معاشرے

میں خیر و بھلائی پھیلانے کا کام جاری رکھا۔ سید محمد اسماعیل شاہ بخاری نے تصوف اور روحانیت کے میدان میں جو خدمات انجام دیں، ان کے اثرات آج بھی محسوس کیے جاسکتے ہیں۔ ان کی تعلیمات اور اصلاحات نے بے شمار لوگوں کی زندگیاں تبدیل کیں اور انہیں اللہ تعالیٰ کے قریب کیا۔ ان کی زندگی اور کارنامے ہماری روحانی تاریخ کا ایک اہم حصہ ہیں جو ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔

تعارف وولادت

آپؒ کا پورا نام سیّد محمد اسمٰعیل شاہ بخاریؒ بن سیّد سَید علی شاہ ہے۔ حضرت سید محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب حضرت جلال الدین سرخ بخاری اُچ شریف والے ان سے جاملتا ہے۔ حضرت صاحب کرماں والےؒ کے اجداد سندھ سے ہجرت کر کے پنجاب کی سرزمین میں آئے اور مختلف مقامات پر مختلف اوقات میں سکونت پذیر رہے۔ آپؒ کے جدِامجد تیرھویں صدی ہجری کے شروع میں دریائے ستلج کے کنارے ضلع فیروز پور میں آکر آباد ہوئے۔ آپؒ کے والد محترم سیّد سَید علی شاہ العروف سید سکندر علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی خاندانی وجاہت ،پاک باز اور نیکی کی وجہ سے اپنے علاقہ کے لوگوں میں بہت مشہور تھے اور عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ [1]

حضرت سیّد سَید سکندر علی شاہؒ کے گھر اللہ پاک کی رحمت اور اس کے فضل وکرم سے ایک سعادت مند بچے کی پیدائش کا ظہور ہوا۔ تیرھویں صدی کے آخر میں حضرت سید اسمٰعیل شاہ بخاریؒ کی ولادت باسعادت ہوئی اور آپؒ کی جسد پاک کی صورت میں اس نور کا ظہور ہوا جس کی روشنی سے ایک عالم منور ہوا۔ آپؒ موضع کرموں والا ضلع فیروز پور میں پیدا ہوے۔ آپؒ کا نام مبارک محمد اسمٰعیل شاہ بخاری رکھا گیا۔ سیّد محمد اسمٰعیل شاہ صاحب بخاریؒ بچپن ہی سے اللہ اللہ کرنے لگ گئے تھے آپؒ عام بچوں کی طرح کھیل کود نہیں فرماتے تھے بلکہ ذکر اللہ کی طرف توجہ فرماتے اور عبادات میں وقت گزارتے۔ [2] آپؒ کو اپنے چچا حضرت سیّد قطب الدین شاہ بخاری علیہ رحمہ سے زیادہ محبت تھی اور ان کے ساتھ زیادہ مانوس تھے۔ آپؒ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے چچا قطب الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی۔ جب آپؒ نے ہوش سنبھالا تو مکتب کی طرز پر آپ کو تعلیم شروع کروائی گئی۔ ایک متقی اور پرہیز گار استاد نے آپؒ کو بسم اللہ کروائی اور قرآن حکیم کا ناظرہ پڑھایا۔ اس کے بعد آپؒ نے عربی وفارسی کتب کی تعلیم حاصل کی۔

دینی علوم کا حصول

ابتدائی کتب پڑھ لینے کے بعد حضرت صاحب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ نے تقریباً بیس سال کی عمر اعلیٰ دینی علوم کو حاصل کرنے کی طرف توجہ کی۔ سہارنپور میں مدرسہ مظاہر علوم ان دنوں علم کی طلب رکھنے والوں کے لیے ایک چشمہ فیض تھا۔ آپؒ نے وہیں کا رُخ کیا۔ رُخصت ہوتے وقت آپؒ کے چچا جو آپؒ سے بہت محبت کرتے تھے انھوں نے آپؒ سے فرمایا:

"برخودار! ول علم حاصل کر کے آنا جس سے مخلوق خدا کو نفع پہنچے نہ کہ وہ علم جو خشک ہو اور صرف قیل وقال تک محدود ہو" [3]

آپؒ کے دل میں ابتدا ہی سے علم اور عمل کی لگن پیدا ہو گی۔ یہ بات آپؒ کے دل میں نقش کر چکی تھیں کہ وہی علم مفید ہے جو صالح عمل کی راہیں ہموار کرے۔ مدرسہ مظاہر علوم سے علم حاصل کر کے اس کی سند لینے کے بعد حضرت سّد محمد اسمائیل شاہ صاحب بخاریؒ نے مولوی عبدالربؒ نامی ایک مدرسہ سے دورہ حدیث مکمل کیا۔ دہلی میں قیام کے دوران مدرسہ میں مجلس مذاکرہ کا انعقاد ہوا۔ اس طرح کی مجالس اس مدرسہ میں ہوتی رہتی تھیں۔

طلبہ بہت تعداد میں اس محفل میں شریک تھے۔ علمی تقاریر جاری و ساری تھیں۔ وہاں پر موجود طلبہ اپنی قابلیت کے جوہر دیکھا رہے تھے۔ صدر محفل نے آپؒ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا:" آپ بھی کچھ کہیں گے؟ اپنے استاد کا اشارہ پا کر آپؒ بھی تقریر کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے۔

آپؒ نے قران مجید کی اس آیۃ مبارکہ کی تلاوت فرمائی:

" اَینما تَکُونُو یُدرِکُکُمُ المَوتُ وَلَو کُنتُم فِی بُرُوجِ مُشیّدَة "[4]

تلاوت کرنے کے بعد اس کی اردو زبان میں تفسیر کی اور ایسی تقریر کی کہ سب حاضرین محفل جھوم اُٹھے اور آپؒ کے ہم عصر ہندوستانی طلباء حیران رہ گئے۔ دنیا کی بے ثباتی اور یاد الہیٰ کی اہمیت کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ اس دن کے بعد تمام اساتذہ آپؒ کو بہت عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ دینی علوم کو حاصل کرنے کے لئے آپؒ نے کچھ عرصہ مدرسہ نعمانیہ لاہور میں بھی زیر تعلیم رہے۔ شمالی ہندوستان میں یہ مدرسہ علوم کا سرچشمہ رہا اور آج کل یہ جامع عالم گیری (بادشاہی مسجد) سے ملحق ہے۔ بڑے بڑے فاضل علماء نے یہاں سے استفادہ حاصل کیا۔

معمولات وعبادات

اعلیٰ حضرت سیّد محمد اسماعیل شاہ بخاری المعروف حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ پچھلی رات تقریباً ایک بجے کے قریب بیدار[1] ہوتے اور بسم اللہ شریف پڑھ کر بستر سے اُٹھتے اور بیت الخلاء کا رُخ کرتے۔ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں قدم رکھتے اور باہر آتے وقت دایاں قدم رکھتے۔ پھر آپؒ وضو فرماتے۔ اس کے بعد آپؒ نماز تہجد ادا کرتے۔ آپؒ نے نماز تہجد خود بھی ساری زندگی ادا کیا اور مریدوں/ بیلیوں کو بھی اس کی تلقین فرماتے رہے۔ نماز تہجد کے آپؒ بارہ رکعت اس طرح ادا کرتے کے اس دو دو کر کے پڑھتے۔ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد پانچ مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھتے اور دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد تین مرتبہ سورۃ الاخلاص پڑھتے اور اسی طرح چھ بار میں بارہ نوافل تہجد کے ادا فرماتے۔[5] اس کے بعد انتہائی ذوق وشوق کے ساتھ درود پاک تسبیح پر پڑھتے۔ تسبیح لکڑی کے بنے ہوئے پانچ سو دانوں پر مشتمل ہوتی۔ دوزانوں بیٹھ کر قبلہ کی طرف رُخ کر کے انتہائی عاجزی وانکساری کے ساتھ درود پاک پڑھتے۔ اذان کے کلمات کے ساتھ ساتھ اس کو دہراتے۔ اذان کے بعد دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر دعائے مسنونہ پڑھتے۔ صبح کی روشنی کھلتی تو دو سنتیں ادا کرتے اور کچھ وقفہ کے بعد فجر کی نماز ادا کرتے۔ نماز فجر کے بعد سفید چادریں بچھا کر اس پر کھجور کی گٹھلیوں کے شمارے بکھیر دیے جاتے اور پھر اس چادر کے دونوں جانب سب حاضرین دل کوئی کے ساتھ درود پاک پڑھتے۔ درورد پاک پڑھنے کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا فرماتے۔ فجر کی نماز کے بعد آپؒ تخلیہ میں تشریف لے جاتے اور دن چڑھنے تک وظائف میں مشغول رہتے۔ طلوع آفتاب کے بعد قرآن حکیم کی تلاوت نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ فرماتے۔ اس کے بعد دعا فرماتے اور آئے ہوئے حاضرین سے ملاقات فرماتے۔ آنے والوں کی باتیں توجہ سے سنتے اور سب کے لئے دعا فرماتے۔ ملاقات کے دوران قرآن پاک کی تفسیر یا احادیث مبارکہ کا بیان فرماتے۔ شرعی

ISSN-2709-3905
PISSN2709-3891

مسائل پر بھی روشنی ڈالتے اور اولیاء اللہ اور سلف صالحین کا نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ ذکر خیر فرماتے۔ سیاسی اور دنیاوی تذکرے نہیں ہوتے تھے البتہ اگر کوئی ذکر آجاتا تو اس پر بھی شرعی نکتہ نگاہ سے روشنی ڈالتے۔[6]

بیعت و خلافت

علم ظاہری حاصل کرنے کے بعد آپؒ نے ایک مسجد میں کچھ طالب علموں کو جمع کرتے اور ان کو علوم دینیا سیکھاتے۔ لیکن دل میں علم باطن کو حاصل کرنے کی لگن اور تڑپ ہر وقت رہتی تھی۔ اس دور میں لاہور شہر سے جنوب میں مغرب کی طرف ایک شرق پور شریف نامی قصبہ میں حضرت میاں صاحب شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم رہنما کا عالم اسلام میں آفتاب چمک رہا تھا۔ چنانچہ علم باطن کا جذبہ شوق آپؒ کو میاں صاحبؒ کی بارگاہ اقدس میں لے گیا۔

جب میاں صاحب سے ملاقات ہوئی تو میاں صاحبؒ فرمانے لگے:

"شاہ جی کچھ پڑھا بھی ہے؟ تو حضرت صاحب کرمانوالےؒ نے عرض کی حضور پڑھا تو ہے لیکن کچھ سمجھ نہیں لگی تو میاں صاحبؒ نے فرمایا: اللہ پاک سمجھ بھی آتا فرمادے گا"[7]

اس پہلی ہی ملاقات میں حضرت صاحب سرکار سیّد محمد اسمٰعیل شاہ صاحب بخاریؒ میاں صاحبؒ کے دست مبارک پر بیعت ہو گے۔

مرفودات اعلیٰ حضرت کرماں والےؒ

- دنیاوی مصائب و آلام ذکر الٰہی سے غفلت کا نتیجہ ہے۔[8]
- درود شریف ہی اسم اعظم ہے۔
- نماز تہجد دعائے سحر کا ہی ہے اور دُعا بھی تدبیر کی ایک صورت ہے۔
- ہر جائز کام بسم اللہ پڑھ کر کرنے سے برکت ہوتی ہے۔
- ادائیگی نماز کے بعد دوا استعمال کی جائے تو مفید ہے۔
- جو شخص اپنے دِل، بول، اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے وہ مرد کامل ہے اور اس کے لیے جنت کا وعدہ ہے۔
- مخلوق خدا پر شفقت کرو۔
- خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے سے مال گھٹتا نہیں بلکہ بڑھتا ہے"[9]

حضرت سیّد محمد اسماعیل شاہ بخاری کی تبلیغی مساعی

حضرت صاحب کرمانوالےؒ کا گھر مسجد کے ساتھ ہی تھا۔ کرمانوالہ کے لوگ غیر مہذب، چوری کرنا، شراب نوشی کرنا، زانی، بدمعاشی کرنا اور جواری باز تھے۔ مگر جب حضرت صاب کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ میں صاحب شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کا شرف حاصل کرکے وہاں تشریف لائے تو آپؒ کے حسن اخلاق اور تبلیغ دین کا یہ اثر ہوا کہ کرمونوالہ کے ساتھ ساتھ پورے علاقے کو لوگ نمازی پرہیزی اور متقی بن گئے۔

حضرت صاحبؒ نہایت خوش اخلاق کے مالک تھے۔[10] اپنے عقیدت مندوں اور ان کے علاوہ جو آپؒ کی بارگاہ میں تشریف لاتا سب کے ساتھ نہایت خوش اسلوبی اور خندہ پیشانی کے ساتھ معاملات فرماتے۔ آپؒ اعلیٰ اخلاق کے حامل تھے۔ صبر و شکر اور اللہ پاک کی رضا میں راضی رہنے والے تھے۔ آپؒ ہر شخص کی تعظیم فرماتے۔ چھوٹوں پر شفقت سے معاملہ فرماتے۔ صلہ رحمی کی صفت سے سرشار تھے۔ سلام میں پہل فرماتے اور گفتگو نرمی سے فرماتے تھے۔ آپؒ کا عمل عزم پر مبنی تھا۔ اللہ پاک کی عبادت اور اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی اطاعت میں بہت احتیاط کرتے۔ سنت نبوی ﷺ کی اتباع میں گم رہتے اور مریدین کو اس کی تلقین فرماتے۔

سب حاضرین مجلس جو آپؒ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے آپ کی ذات پاک کا رعب سب پر عکساں طاری ہوتا۔ بعض قلبی اور روحانی بیمار افراد جن کی باطنی حالت اصلاح کی طلب گار ہوتی تھی جب وہ محفل پاک میں آتے تو آپؒ کا جلالی رنگ ان پر غالب آجاتا۔ اور اس طرح اس شخص پر رقت طاری ہو جاتی اور اس کی اصلاح کا کام آسان ہو جاتا۔

دعوت و تبلیغ

اللہ تبارک و تعالیٰ کا قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد پاک ہے۔:

"كُنتُم خير أمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَامُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنهُونِ عن المنكر"[11]

تم ان سب امتوں سے بہترین امت ہو جو لوگوں میں ظاہر ہو کیونکہ تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔

سرکار دو عالم صلی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

"بلغو عنی و لو آیه"[12]

یعنی پہنچادو میری طرف ہے اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

اس ارشاد پاک سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ تبلیغ ہر مسلمان پر فرض ہے۔ جو شخص حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام کے کسی ایک ارشاد مبارک کو بھی جانتا ہے اس پر لازم ہے کہ وہ اسے دوسروں تک پہنچائے۔ دعوت و تبلیغ یعنی نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کا کام بہت اہم کام ہے۔

اس عظیم آقا علیہ پھر تم آقا علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان سعادت مند غلاموں نے سنا اور اپنی زندگیوں کا ایک ایک لمحہ اسی کام وقف کر دیا۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے عظیم پیشوا امام ربانی محبوب سبحانی حضرت مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی رحمہ اللہ نے مکتوبات شریف میں ایک ایسے ہی غلام کا قول یوں نقل فرمایا ہے کہ حضرت خواجہ عبداللہ احرار فرماتے تھے اگر میں پیری مریدی شروع کر دوں تو کسی پیر اور شیخ کو اس جہان میں کوئی مرید نہ ملے سب کو میں اپنی طرف کھینچ لوں لیکن میرے ذمے ایک بڑا اہم کام لگایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ میں شریعت مطہرہ کو لوگوں میں رائج کروں[13]۔

حضرت صاحب حضرت کرمانوالے ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ مردے زندہ کر دینا یا دل کی باتوں کو جان لینا کوئی کمال نہیں یہ تو شعبدہ بازیاں ہیں، کمال تو یہ ہے کہ دل کو زندہ کیا جائے اور کسی گمراہ کو شریعت مطہرہ کا پابند بنا دیا جائے۔ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اولیائے عظام نے ہر دور میں تبلیغ اسلام کا فریضہ سرانجام دیا اور جب کبھی اسلام کے خلاف کوئی سازش کی گئی یا کوئی فتنہ کھڑا کیا گیا، اولیاء عظام ہی میدان عمل میں آئے اور ہر سازش کو ناکام بنا دیا۔

ISSN-2709-3905
PISSN2709-3891

اتباع شریعت کا جذبہ

حضرت صاحب رحمۃ اللہ تعالی علیہ ان کاملین میں سے تھے جن کا اوڑھنا بچھونا صرف شریعت مطہرہ تھا وہ حضور نبی کریم صلی کے عاشق صادق اور سنت کے علمبردار تھے، ان کے ہاں ایسی رسومات جو دوسرے لوگوں کے ہاں جائز سمجھی جاتی ہیں، بالکل نہیں تھیں۔ ان کے یہاں نماز کی پابندی تھی اور حضور خواجہ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کی تاکید کیا کرتے تھے۔ ان کا قول تھا کہ جو شخص شرع شریف کا پابند نہیں، اسے ولی نہ مانو، خواہ ہوا میں اڑتا ہو۔ حضرت قبلہ رحم اللہ تعالی علیہ اپنے ملنے والوں کو نماز، روزہ کی پابندی اور درود پاک کثرت سے پڑھنے کی تلقین فرماتے تھے۔ طویل وظائف اور چلہ کشی کو ناپسند فرماتے تھے۔ البتہ ہمیشہ اس تمنا کا اظہار فرماتے تھے کہ ان کے ملنے والے حضور نبی کریم صلی کی شکل وصورت بنائیں۔ داڑھی نہ منڈوائیں، لباس واطوار میں مسلمان نظر آئیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے یارو! اللہ تعالی نے سب سے عمدہ، سب سے حسین اور خوبصورت سراپا جو بنایا ہے وہ نبی کریم صلی کا سراپا ہے۔ سب سے بہتر کردار حضور نبی کریم صلی کا کردار ہے۔ پھر ہم بھی کیوں نہ ویسی ہی صورت اور وہی سیرت بنانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالی کی رضا حاصل کرنے کا یہی ذریعہ ہے۔ ایک نوجوان نے ایک دفعہ عرض کر دیا۔ قبلہ داڑھی میں کیا رکھا ہے۔ انسان کا دل صاف ہونا چاہیے۔ آپ نے فرمایا: برخوردار تمہارا قرآن پاک پر ایمان ہے؟ اس نے عرض کیا "جی ہاں، کیوں نہیں، آخر میں مسلمان ہوں آپ فرمانے لگے: قرآن پاک میں حضور نبی کریم صلی کے اسوہ کو اسوہ حسنہ فرمایا گیا ہے۔

"لقد کَانَ لَکُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"[14]

اور داڑھی رکھنا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اسوۂ حسنہ ہے اور قرآن مجید میں جابجا حضور علیہ سلام کی ہی تقلید اور اطاعت کا حکم ہے۔

حضور نبی کریم صلی کے کسی فعل کی خلاف ورزی کرنا کسی ہوشمند انسان کا کام نہیں۔ کچھ دیر توقف کے بعد آپ نے فرمایا: "بابو جی اگر تم دل کی صفائی کا ذکر کرتے ہو، دل کا بھید تو خدا جانتا ہے۔ ظاہری صورت بھی درست کرو تاکہ لوگ بھی اچھا جانیں۔ شاید اللہ کریم ظاہر کے خاکے میں حقیقت کا رنگ بھر دیں اور یہ یاد رکھو کہ حضور نبی کریم صلی نے فرمایا، اے مسلمانو! جس نے میری شکل وصورت بنائی، اللہ پاک اس کو پسندیدہ نگاہوں سے دیکھیں گے۔

پھر آپ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے نقال کا قصہ بیان فرمایا جو از راہ تمسخر آپ کی نقل اتارا کرتا تھا، لیکن مرنے کے بعد مولا کریم جل جلالہ نے اس کی صرف اس وجہ سے بخشش فرمادی کہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرح ظاہری شکل وصورت بنا کر لوگوں کے سامنے آتا تھا اور حضرت کلیم اللہ علیہ السلام کی نقل اتارا کرتا تھا۔

حضرت صاحب کا طریقہ تلقین

ڈاکٹر محمد رفیق صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر محکمہ زراعت نے حضرت صاحب رحمہ اللہ تعالی علیہ کی خدمت بابرکت میں اپنی اولین حاضری کا واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ لاہور سے وہ اپنے والد ماجد مرحوم ومغفور کے ہمراہ روانہ ہوئے۔ ان کے چچازاد بھائی سیٹھ محمد شفیع بھی ان کے ساتھ تھے۔ لاہور سے عمدہ آموں کا ایک ٹوکرا بطور نذر پیش کرنے کے لیے ساتھ لے لیا۔ فیروز پور اسٹیشن سے کرمونوالہ شریف دو اڑھائی میل کی مسافت پر تھا۔ ہم

آرام طلب شہری نوجوان! خیر جوں توں کر کے منزل مقصود پر پہنچے، نماز مغرب کے بعد کھانا کھایا اور پھر نماز عشاء کے بعد ایک خادم نے کہا کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نماز فجر کے بعد ملاقات کریں گے۔[15]

سب صاحبان اب آرام کریں۔ شوق دیدار نے ہمیں بے قرار کر رکھا تھا۔ ہم نے میاں بالا صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ (میاں محمد اقبال) کو آموں کا ٹوکرا پیش کر کے کہا کہ یہ حضور رحمہ اللہ تعاعلیہ کی خدمت میں پہنچادیں میاں صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا لے جاؤ یہ ٹوکرا تم شہری بہت ہوشیار اور چالاک ہوتے ہو۔ یہاں ٹوکروں کی پرواہ نہیں۔ ملاقات صبح کے وقت ہی ہو گی۔ ہم دونوں نوجوان تھے ہم دیر تک باتیں کرتے رہے سیٹھ محمد شفیع نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ یہ سب دکانداری معلوم ہوتی ہے چلو صبح کی نماز کے بعد واپس چلیں اور آم بھی ساتھ لیتے چلیں گے۔ راستہ میں لوگوں میں تقسیم کر دیں گے۔ نماز فجر پڑھنے کے بعد ہم روانگی کے لیے تیار ہو رہے تھے کہ خلاف معمول آپ نے تھوڑی دیر کے بعد حجرہ شریف کا دروازہ کھولا اور خادم کو ارشاد فرمایا کہ رات کے وقت لاہور سے جو تین آدمی آئے تھے۔ ان میں سے سب سے چھوٹے نوجوان کو بلاؤ۔ میں خدمت میں حاضر ہوا عجیب کیفیت تھی رعب ولایت سے میں خاموش بت بنا بیٹھا تھا۔ آپ نے فرمایا "برخوردار! یہاں دکانداری نہیں ہے میں تو بزرگوں کے حکم کے مطابق بیٹھا ہوا ہوں۔ بعد ازاں ڈاکٹر صاحب کے والد بزرگوار بھی حاضر ہوئے اور سب کو آپ نے اپنی کرم نوازی سے گرویدہ بنالیا اور ہمیں آپ کی علوشان کا پوری طرح احساس ہوا اور ہماری دنیا ہی بدل گئی۔ ایک دن آپ حلقہ عقیدتمندان میں تشریف فرماتھے ایک تعلیم یافتہ نوجوان آئے اور خاموشی سے مجلس میں بیٹھ گئے کچھ دیر کے بعد آپ اس نوجوان کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا کہ بابو جی آپ کیسے آئے ہیں۔ نوجوان نے جواب دیا حضرت! دل کا مریض ہوں، اس کے علاج کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے ذرا زور دار لہجہ میں فرمایا میری سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ کیا کہ رہے ہیں۔ نوجوان نے عرض کیا حضور رحم اللہ تعاعلیہ دل کی روشنی کا متلاشی ہوں۔ آپ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، مجھے روشنی اور اندھیرے سے کیا سروکار ہے میں تو یہ جانتا ہوں کہ مسلمان سنت نبوی کا پابند ہو اور حضور نبی کریم صلی نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اس کے مطابق زندگی بسر کرے پھر نہ کسی اندھیرے کا ڈر باقی رہتا ہے اور نہ کسی اور روشنی کی تمنا باقی رہتی ہے۔ مزید ارشاد فرمایا کہ نماز باقاعدگی سے ادا کریں رزق حلال کے حصول کی کوشش کریں کسی کی حق تلفی نہ کریں اور ظاہری شکل وصورت بھی مسلمانوں جیسی بنالیں تو کوئی کمی نہیں رہے گی۔[16]

انعقاد محافل میلاد

حضرت صاحب قبلہ جب مجلس مبارک میں تشریف فرما ہوتے تو اکثر کسی حافظ یا قاری سے قرآن پاک کا رکوع سنتے اور پھر کسی نعت خواں سے نعت پڑھنے کے لیے کہا جاتا[17]۔ حضرت صاحب قبلہ رحمہ اللہ تعال علیہ سماعت کے دوران راگ راگنی کو ہرگز پسند نہ کرتے بلکہ آواز میں جس قدر سوز ہوتا اسی قدر وہ پسندیدہ ہوتی۔ کیونکہ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خود تو اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے عشق میں ڈوبے ہی رہتے تھے اس لیے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ انتہائی خواہش ہوتی کہ حاضرین بھی اللہ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نام نامی پر دلوں میں وہی سوز اور کسک محسوس کریں اور ان کے دل بھی ان اذکار سے جاگ اٹھیں۔ بعض اوقات نماز عشاء کے بعد بھی محفل نعت رات تقریباً بارہ بجے تک جاری رہتی دراصل حضرت صاحب اللہ تعالیٰ علیہ کی ہر مجلس محفل میلاد ہی ہوتی تھی۔

حوالاجات

1. محمد اکرم(ایم-اے)، پیر عبدالعلیم قریشی طیبی نقشبندی مجددی، معدن کرم(صغیر)، (لاہور، طیبی پبلی کیشنز، 2010)ص ۲
2. محمد اکرم(ایم-اے)، پیر عبدالعلیم قریشی طیبی نقشبندی مجددی، معدن کرم(صغیر)، (لاہور، طیبی پبلی کیشنز، 2010)ص ۲
3. محمد اکرم(ایم-اے)، پیر عبدالعلیم قریشی طیبی نقشبندی مجددی، معدن کرم(صغیر)، (لاہور، طیبی پبلی کیشنز، 2010)ص ۳
4. سورۃ النساء :۷
5. محمد اکرم، عبدالعلیم قریشی، معدن کرم، (المطبۃ العربیہ پریس، باراول 1978، نیاایڈیشن ذالحجہ 1419ھ)ص ۱۶۶
6. محمد اکرم، عبدالعلیم قریشی، معدن کرم، (المطبۃ العربیہ پریس، باراول 1978، نیاایڈیشن ذالحجہ 1419ھ)ص ۱۶۷
7. محمد اکرم(ایم-اے)، پیر عبدالعلیم قریشی طیبی نقشبندی مجددی، معدن کرم(صغیر)، (لاہور، طیبی پبلی کیشنز، 2010)ص ۴
8. نُور احمد مقبول بی اے، خزینہ کرم (لاہور، کیمبرج پرنٹنگ پریس، فروری 1978ء)ص ۷
9. نُور احمد مقبول بی اے، خزینہ کرم (لاہور، کیمبرج پرنٹنگ پریس، فروری 1978ء)ص ۷
10. محمد اکرم(ایم-اے)، پیر عبدالعلیم قریشی طیبی نقشبندی مجددی، معدن کرم(صغیر)، (لاہور، طیبی پبلی کیشنز، 2010)ص ۱۶
11. سورۃ آل عمران:۱۱۰
12. صحیح البخاری:۳۴۶۱
13. مکتوبات امام ربانی
14. سورۃ احزاب:۲۱
15. محمد اکرم(ایم-اے)، پیر عبدالعلیم قریشی طیبی نقشبندی مجددی، معدن کرم(صغیر)، (لاہور، طیبی پبلی کیشنز، 2010) ص، ۲۸
16. محمد اکرم(ایم-اے)، پیر عبدالعلیم قریشی طیبی نقشبندی مجددی، معدن کرم(صغیر)، (لاہور، طیبی پبلی کیشنز، 2010) ص، ۲۹